DAR-UL-RAZA

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

چھیالیسویں قسط

عید الفطر کا بیان

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا **محمد مسعود اظہر** قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ **الحاج محمد میاں** خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (چھیالیسویں قسط)

اسپیکر:..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..................عید الفطر کا بیان

زیرِ سرپرستی:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................12

پبلشر:..................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o
قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o
اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

عیدالفطر کا بیان

پیارے بھائیو، بہنو، عزیزو، دوستو! آج میں دیکھ رہا ہوں اپنے دیوانوں کو اور سن رہا ہوں اپنے کانوں سے کہ فرزندانِ توحید، فرزندانِ اسلام کی زبانوں پر

اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ واللہ اکبر وللہ الحمد

کا ترانہ ہے۔ یہ قومی ترانہ اور قومی نغمہ صبح سے گونج رہا ہے۔ ماریشش کی فضاؤں میں خدا کی رحمت کا نزول ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پڑھنے والے چہروں پر شادابی اور تازگی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ نے آج کے دن ملتِ اسلامیہ کو بہت بڑی نعمت عطا فرمائی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انعام واکرام زوروں پر ہے۔

بھائیو اور بہنو، عزیزو اور دوستو! اپنے سینوں میں ایمانی توحید و رسالت کی حرارت رکھنے والو! آپ غور فرمایئے اور توجہ دیجئے کہ یہ اللہ اکبر کی پکار ہمیں کس بات کی دعوت دے رہا ہے۔ یہ فرضی معنی نہیں کہ جو کسی سسٹم یا کسی رسم ورواج کے نتیجے میں

ہماری زبانوں پر آجائے۔ یہ ہمارا حقیقی نغمہ ہے، ہمارے عقیدے کی پکار ہے۔لب پہ اللہ اکبر ہمیں اِس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ ہم مذاہبِ باطل سے الگ ہوکر ہر وہ چیز جو خدا کی راہ میں رکاوٹ بنے اُس کو ہم چھوڑ کر ایک واحد خدا قدوس کی ہم پرستش کریں اُس کی عبادت کریں۔

ایک مسلمان کے ذہن میں جب یہ عقیدہ قائم ہوجائے کہ اللہ سب سے بڑا ہے تو پھر آپس میں یہ لڑائی یہ جھگڑے کیوں؟ میں اور تو کا سوال کیوں پیدا ہوا؟ مختلف گروپس میں یہ آواز گونج رہی ہے کہ میں بڑا ہوں، کوئی کہتا ہے کہ وہ بڑا۔اللہ اکبر نے یہ کہہ دیا کہ کوئی بڑا نہیں، بڑا تو وہی ہے کہ جو خالق و مالک ہے۔اور اگر اُس نے کسی کو بڑا بنایا ہے تو یہ بھی تو اسی کی بڑائی کا ظہور ہے۔ وللہ الحمد۔

انسانی نفس اُن الفاظ کی تعریف کرتا ہے کہ اُس کی تعریف کی جائے، اُس کی خوشامد کی جائے، اُس کو بڑا کہا جائے۔ للہ الحمد میں اِس بات کا اظہار کردیا گیا کہ اے انسان اپنی چند روزہ بڑائی پر ناز کرنے والے تیری بڑائی کوئی بڑائی نہیں، تیری خوبی اور تعریف یہ سب کچھ اُس خالق و مالک کی دین ہے جو حقیقی خوبیوں اور حقیقی تعریفات کا مجموعہ ہے۔اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں روزے عطا فرمائے۔اور عید میں تو نے اپنی بارگاہ میں جھکنے کی توفیق عطا فرمائی۔کتنی خوشی کی بات ہے کہ آج مسلمان ایک ہی صف میں ایک ہی لائن میں شانہ بشانہ نظر آرہا ہے، اِس کے کاندھے ملے ہوئے ہیں۔کسی کو دیکھنے سے بھی پتہ نہیں چلتا کہ اِن میں اختلاف ہے یا اِن کے مذہب میں کوئی فرق ہے یا اِن کے رسم ورواج، تہذیب وتمدن اور کلچر میں کوئی فرق ہے۔ دیکھنے

والی نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ صف بھی ایک ہے۔ زبانوں پر ترانہ بھی ایک ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا نغمہ بھی ایک ہے۔ ایک ہی کعبے کی طرف جھکنا بھی ہورہا ہے۔ ایک ہی خدا کو سجدہ بھی ہورہا ہے۔ ایک ہی رب کے لئے رکوع اور سجود کے مراحل بھی طے ہورہے ہیں۔ دوستو یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد، اِس چیز کو سامنے لانے کے بعد، اِس عظیم مقصد کو دیکھنے کے بعد اگر پھر ملتِ اسلامیہ میں کوئی افتراق، کوئی فرق، کوئی میرے اور تیرے کا سوال، میں بڑا اور تو بڑا، وہ اچھا میں اچھا، وہ نیچا میں اونچا، میری بات ایسی اُس کی بات ویسی، میرا خاندان ایسا اُس کا خاندان ویسا، میرا گروپ ایسا اُس کا گروپ ویسا، میرے دوستو! یاد رکھو کہ یہ وہ باتیں ہیں کہ اِن باتوں نے چودہ سو برس میں بتادیا کہ، دکھا دیا اور تاریخ کا یہ اپنا تجربہ ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ قومیں تباہ ہوگئیں، برباد ہوگئیں، اُن کا نام ونشان باقی نہ رہا اُن کے وجود کا آج پتہ نہیں۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو تباہی و بربادی کی ہیں۔

یہ دعویٰ کتنا حسین ہے، کتنا اچھا ہے جو عموماً ہماری صفوں سے اٹھتا رہتا ہے اور بلند ہوتا رہتا ہے کہ ہمیں ترقی کرنی چاہئے۔ ہم لوگوں کو ایک ہونا چاہئے، ہم سب ایک ہیں۔ ہمیں متحد ہونا چاہئے متفق ہونا چاہئے۔ یہ کلیم بڑا اچھا ہے یہ دعوی بڑا اچھا ہے، لیکن حضورِ والا آج عید کا دن ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کے لئے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں وقت کا حساب دینا ہے۔ غور کیجئے اور سوچئے کہ ہمارا یہ دعوی اور ہمارا یہ کلیم ہماری یہ آواز یہ آج نہیں چودہ سو برس سے اُٹھ رہی ہے۔ یہی آواز مکے میں اُٹھی، یہی آواز مدینے میں اُٹھی، یہی دعویٰ ثمرقند و بخارا میں کیا گیا، یہی دعویٰ ملکِ شام میں گونجا، یہی

دعویٰ مصر میں گونجا میرے دوستو کائنات کے چپے چپے پر اتحاد اور اتفاق کا دعویٰ گونجتا رہا ہے اور آواز گونجتی رہی ہے۔ لیکن تاریخ سے پوچھئے ایک وہ وقت تھا کہ جب یہ آواز مکے میں گونجی اور یہ نغمہ بلند ہوا کہ ہم سب ایک ہیں تو اے آمنہ کے لعل، اے فاران کی چوٹیوں پر چمکنے والے آفتاب تیری روحانیت نے واقعی انہیں ایک کر دیا۔ حبش کو عرب میں ملا دیا، قریشی اور عربی ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے۔ امیر کو غریب کے سامنے کھڑا کر دیا، غریب کو امیر سے بلند کر دیا۔ عجمی عرب میں بڑا ہوا، عربی عجمی پر ناز کرنے لگے۔ وہ منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ عجمی امام بن گیا اور عربی پیچھے ہوگئے۔ اِسلام نے اِن بتوں کو توڑ پھوڑ کر اور پاش پاش کر کے رکھ دیا کہ تم یہ ہو اور وہ یہ ہے۔

اِسلام اِس لئے آیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی برادری میں تمہیں ایک کر دیا جائے۔ جب تک یہ جوش مسلمانوں میں رہا، جب تک یہ حرارت مسلمانوں میں رہی اُس وقت تک مسلمان کا حال یہ تھا میرے دوستو اُس وقت تک فتح و نصرت مسلمانوں کے قدموں کی دھول تھی۔ خدا کی رحمت کا وہاں پر نزول ہوتا تھا۔ کامیابی کے پھول کھلتے ہوئے نظر آتے تھے۔ مسلمان جہاں بھی گیا اپنے ہی لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی رحمت بنتا چلتا گیا۔ اِسلام کسی کے لئے چیلنج نہیں بلکہ یہ امن کا پیغام ہے۔ اِسلام اِس حقیقت کا نام ہے کہ اِس کے سائے میں صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کو بھی پناہ دی۔ یہ امن کی بات کرتا ہے۔ یہ ایک دوسرے کی تہذیب، ایک دوسرے کے کلچر کی حفاظت کرتا ہے۔ اِسلام وہ مذہب نہیں کہ جو دوسروں کی تہذیب سے ٹکرائے اور اُن کو پاش پاش کر دے بلکہ اِسلام وہ تہذیب ہے کہ اپنی تہذیب کے

ساتھ ساتھ دوسری قوموں کو بھی یہ حق دیتا ہے کہ تم اپنی تہذیب اپنے دائرے میں جاری رکھو۔

میرے دوستو! روما کی تہذیب اُٹھی اُس نے کیا کیا یہ بھی ایک حقیقت ہے، ایران کی تہذیب اُٹھی اِسلام سے پہلے اور اُس نے کیا کیا یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ میرے دوستو یہ بھی آپ نے دیکھا ہوگا اور پڑھا ہوگا کتابوں کے اندر کہ بڑے بڑے فاتح دنیا میں اُٹھے اور میرے دوستو جس طرف وہ چلتے گئے وہاں کی تہذیب کو ختم کر دیا، تمام کے تمدن کو ختم کر دیا، لیکن اِسلام نے ایسا نہیں کیا۔ اِسلام نے دعوت دی ضرور، حقیقت کو سامنے رکھا۔ اگر کسی نے خوشی سے بغیر اکراہ کے، بغیر زور کے اگر کسی نے قبول کر لیا تو یہ اور بات ہے لیکن اِسلام نے زور نہیں دیا۔ کسی کی تہذیب کو ختم نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے میرے دوستو کہ دنیا میں جہاں بھی اِسلام گیا اُس کا خیر مقدم کیا گیا۔ میرے دوستو! عرض میں یہ کر رہا ہوں کہ

یا صبح گلستاں تھا اور ہم اب ہیں وقف میں قفس ستم
یا وہ بھی زمانہ دیکھا تھا، یا پیش نظر یہ عالم ہے

میرے دوستو! ذرا ٹھنڈے دل سے ذرا سوچو کہ کوئی ملک اپنا قانون بناتا ہے تو اسی لئے بناتا ہے کہ اُس پر عمل کیا جائے۔ قانون اِس لئے نہیں بنایا جاتا کہ محض کاغذ میں یا فائل میں اُس کو سنبھال کر رکھا جائے، بلکہ اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس کو ایکشن میں لایا جائے اُس پر عمل کیا جائے۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ دنیاوی قانون کا مزاج یہ ہے کہ اگر کسی قانون کا کسی ملک میں انکار کر دیا جائے تو

ایسا شخص منظور شدہ قانون کا حکومت کے منظور شدہ قانون کا کردے تو ایسا شخص قانون کی نظر میں مجرم قرار دیا جاتا ہے۔ ایسے شخص کو غدارِ وطن کہا جاتا ہے کہ جو حکومت کے قانون کا منکر ہو اور انکار کرتا ہو۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک کوئی ملک اور ملک کے رہنے والے جب تک اپنے ملک کے قانون پر عمل نہ کریں، اپنے ملک کے قانون کے مطابق زندگی بسر نہ کریں تو اُس ملک میں نہ امن قائم ہوسکتا ہے نہ اتحاد ہوسکتا ہے نہ اتفاق کی کوئی صورت نظر آسکتی ہے، ایڈمنسٹریشن اور ملک کا نظام فیل ہو جائے گا اگر ملک کے قانون پر عمل نہ کیا جائے۔ معلوم یہ ہوا کہ ہر ملک کا قانون یہ ہوتا ہی اسی لئے ہے کہ وہ ملک میں امن وامان قائم کرے، ایک دوسرے کے حق کی حفاظت کرے۔ ظالم سے مظلوم کا حق لے کر مظلوم کو دلائے۔ قانون اسی لئے ہوتا ہے۔

میرے دوستو! میں دنیا کی مثال آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں، بتاؤ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پڑھنے والو، بتاؤ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے فاران کی چوٹی پر کھڑے ہو کر انہوں نے دنیا کو آواز دی۔ مدینے والوں تک اُن کا پیغام پہنچا اور پوری دنیا تک اُن کو ماننے والوں نے اُن کا پیغام پہنچا دیا۔ بتاؤ کیا وہ پیغام کوئی ایک تھیوری تھی؟ کیا وہ پیغام کاغذ کا ایک دستاویز تھا یا وہ صرف ایک فائل تھا؟ میرے دوستو، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے سامنے اِسلام پیش کیا، آپ نے امن پیش کیا۔ آپ نے زندہ رہنے کا بلکہ مرنے کا طریقہ بھی آپ نے بتا دیا۔ اِسلام نے ہمیں گھر سے لیکر آفس تک، مسجد سے لے کر بازار تک اور میدان عیش وطرب سے لے کر کے میدانِ جنگ وجدل اور میدانِ طرب تک میرے دوستو زندگی کے ہر اسٹیج

تک اِسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی۔ اِسلام نے ہمیں بتایا، اِسلام نے ہماری رہبری کی۔

عرض یہ کرنا چاہتا ہوں حضورِ والا کہ آج کے اِس مقدس دن میں اِس حقیقت کی طرف اشارہ کررہا ہوں کہ بزرگو، عزیزو اور دوستو! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اِسلام لے کر آئے وہ اِسلام ترقی کا اِسلام ہے۔ وہ اِسلام عالمی اِسلام ہے اور اُس اِسلام کو ملتِ اسلامیہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور قرآن چودہ سو برس سے آواز دے رہا ہے کہ

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

اے کلمہ طیبہ کو پڑھنے والو، اے فرزندانِ توحید، اے فرزندانِ رسالت، اے اِسلام کا دعویٰ کرنے والو! آؤ تھام لو اللہ کی رسی کو، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔

دیکھنے والوں نے کہا کہ بحبل اللہ کیا ہے؟ کسی نے کہا یہ تو قرآن ہے۔ اللہ اکبر قانون کا پریکٹیکل قانون بہترین نمونہ کیا ہے یہ تو قرآن ہے۔ عملی زندگی کی بہترین تصویر، انسانی زندگی کا بہترین باب اور ایک ایک منشا اِس قرآن میں موجود ہے۔ کہا جارہا ہے کہ آؤ پکڑلو مضبوطی سے اِس کو۔ قرآن کو مضبوطی سے پکڑلو۔

جنابِ والا۔ اندازہ کیجئے کہ قرآن کہتا ہے کہ مجھے لے لو اور مضبوطی سے پکڑلو میں بہترین رہبر ہوں میں بہترین رہبری کروں گا۔ میں تمہیں راستہ دکھاؤں گا، میں تمہارا ہادی ہوں، میں تمہیں منزل کی طرف لے کر جاؤں گا۔ میں اِس ظلم اور اندھیرے کے اندر روشنی کا آخری نشان ہوں آؤ مجھے لے لو۔

میرے دوستو، میرے اختلاف مسلم، ہماری پریشانیاں مسلم، یہ ایک دوسرے

سے جھگڑے یہ سب کچھ ہے لیکن عرض یہ کرنا ہے کہ قرآن بھی تو موجود ہے اِس کی روشنی میں ہم کیوں نہیں جاتے؟ ہم اپنے آپ کو چیک کیوں نہیں کرتے، اپنے آپ کو کیوں نہیں دیکھتے؟ اندازہ کیجئے کہ آج ملکی قانون پر عمل کئے بغیر ملک میں امن قائم ہو نہیں ہوسکتا، اتحاد ہو نہیں سکتا، ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی ہو نہیں سکتی۔

جنابِ والا، اے کلمہ طیبہ کے پڑھنے والو، اے فاران کی چوٹی گونجنے والی آواز اور بلند ہونے والے آفتاب، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھنے والو، بتاؤ قرآن تمہارے پاس، قانون تمہارے پاس، تہذیب تمہارے پاس، کلچر تمہارے پاس اُس کی روشنی میں فائدہ حاصل کرو۔ اپنے اختلاف اُس کی روشنی میں ہم طے کریں، اپنی گُتھی کو اُس کی روشنی میں ہم سلجھانے کی کوشش کریں۔

اندازہ کیجئے کہ ہمارے پاس کوئی منشاء ہی نہیں ہوگا، جب ہمارے پاس قانون ہے اُس پر عمل ہی نہیں ہوگا، تو اب بتایئے کہ جب قانون پر عمل ہی نہیں ہوگا تو اُس کا نتیجہ یہ کیسے نکل سکتا ہے؟ کیا ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ قانون پر عمل کئے بغیر ہمیں سب کچھ مل جائے؟ یاد رکھئے کہ

لیس للانسان الا ماسعی

یہ دنیا ہے اور دنیا کا ایک چیلنج یہ بھی ہے کہ تم عمل کرو اور اِسلام نے پہلے دن سے مسلمانوں کو اور پوری دنیا کے رہنے والوں کو عملی زندگی کی تلقین کی ہے۔

میرے دوستو! آج ہمیں طرح طرح کی پریشانیاں ہیں تو آؤ اور قرآن کی روشنی میں اِس گتھی کو سلجھاؤ۔ زمین پر پھیل جاؤ کہ یہ زمین تمہاری ہے، آؤ بہادر بنو اور

ہمت سے کام لو، تمہارے باپ داداؤں نے میرے دوستو پہاڑوں کو کھود کھود کر راستہ بنایا اور چٹانوں کو ختم کر کے اتنا خوبصورت جزیرہ آباد کر دیا کہ جاؤ اِس زمین میں تمہارے لئے سب کچھ ہے۔ محنت کرو، میرے دوستو دنیا میں جو قوم محنت نہیں کرتی اُس کا کوئی مقام نہیں، محنت کرو۔ اِس کی کوشش نہ کرو کہ ہر آدمی جا کر کرسی پر بیٹھ جائے اور ہر آدمی وہی کرے کہ جو اور چیزوں میں ہوتا ہے، اِس کے علاوہ اور کئی مقامات ہیں کھیتیوں میں کام کرو، میدانوں میں جاؤ، تجارت کرو لیکن میرے دوستو یہ سب قرآن کی روشنی میں ہونا چاہئے۔ کتنی اچھی بات کہہ دی حکیم الامت نے

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

جنابِ والا! اتحاد، اتفاق ہم جن گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں اِس کا آسان طریقہ ہے کہ دونوں کائنات کی عظیم تر دولت ہمارے گھر میں رکھی ہوئی ہے۔ ہم نے بڑے حفاظت سے اسے لپیٹ رکھا ہے۔ لیکن میرے دوستو یہ تو قانونی کتاب ہے یہ تو عمل کرنے کی کتاب ہے، یہ تو صرف تبرک کے طور پر رکھنے کی کتاب نہیں اِس کو عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔

آؤ اے سوسائٹی والو، اے کلب والو، اے جماعت والو، اے متولیو، اے سردارو، اے اماموں اور اے مسلمانوں آؤ اِس قرآن کو تھام لو اور اِس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے مسائل قرآن کی روشنی میں حل ہو جائیں گے۔

اور یاد رکھو کہ نصرت کی بارش کھل کر ہو گی، مسرت و شادمانی ہمارے قدم چومے گی۔

الٰہ العالمین! ملتِ اِسلامیہ کو فتح ونصرت، شادمانی، حقیقی اتحاد نصیب فرما۔

وما علینا الا البلغ المبین

صبح فاراں مرحبا ایسا اجالا کردیا

صبح فاراں مرحبا ایسا اجالا کردیا
ذرے ذرے کو جہاں کے طورِسینا کر دیا

عشق نے ان کے بتائیں کیا تمہیں کیا کردیا
درد وہ بخشا کہ سب اچھوں سے اچھا کردیا

جاں بلب ہے اب مریض ہجر آقا آجایئے
درد نے یاس و الم نے کام ایسا کردیا

میرے پلے میں کوئی نیکی نہ تھی وقت حساب
ان کی رحمت نے سر میزاں اشارہ کردیا

حبذا وقت مصیبت نام والا جب لیا
رحمتوں نے اِک پل میں پار بیڑا کردیا

مجھ کو خوشتر رحمتوں نے لے لیا آغوش میں
امتی کہہ کر جو مولیٰ نے اشارہ کردیا

باہتمام
مولانا محمدابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
DAR-UL-RAZA

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکزدارالرضاانٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com